ماہ شوال المکرم

موضوع دوسرا جمعۃ المبارک

بہترین امت اور اسکی ذمہ داریاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ ۔ صدق اللہ العظیم

صلوا علی الحبیب

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

اللہ پاک نے قرآن مجید فرقان حمید پارہ نمبر ۴، سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ "تم بہترین امت ہو جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں (کی ہدایت و بھلائی) کے لیے تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر"

(پارہ نمبر ۴، سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰)

تفسیر:- حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر محمود نقل فرمائی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو خیر الامم کے جلیل القدر لقب سے سرفراز کیا جارہا ہے۔ کہ جتنی بھی امتیں آج تک صفحہ ہستی پر ظاہر ہوئی ہیں ان سب سے تم بہتر ہو۔ کیونکہ تمہاری زندگی کا مقصد بڑا پاکیزہ اور بڑا بلند ہے تم اس لیے زندہ ہو اور اس لیے کوشاں ہو کہ حق کا بول بالا ہو، ہدایت کی روشنی پھیلے، گمراہی کی ظلمت کافور ہو، باطل کا طلسم ٹوٹے اور اخلاق حسنہ کو قبولیت حاصل ہو۔ وہ حیوانی رسم و رواج جنہوں نے طاقتور کو ظالم اور چیرہ دست اور کمزور کو مظلوم و فاقہ مست بنا رکھا ہے، مٹ جائیں اور اسکے ساتھ ساتھ سب سے بڑی صداقت (یعنی توحید) پر تم خود بھی ایمان لا چکے ہو اور دوسروں کو بھی اسکے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہو۔ اگرچہ پہلی امتیں بھی امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ سے مشرف تھیں لیکن جو شان تمہارے امر بالمعروف کی ہے جو جلال تمہارے نہی عن المنکر میں ہے اور جو گہرائی، گیرائی اور کمال تمہارے ایمان باللہ میں ہے

وہ تم سے پہلے کسی امت کو نصیب نہیں ہوا۔ نیز جس ہمت، خلوص اور سرخروئی سے تم نے اس بارِ امانت کو اٹھایا ہے یوں آج تک کوئی نہ اٹھا سکا۔ اس لیے تم اسکے جائز مستحق ہو کہ اقوامِ عالم کی صفِ اول میں تمہارے سر پر فضیلت کا تاج رکھا جائے۔ ان وجوہات کے علاوہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے خیر الامم ہونے کی ایک اور وجہ بھی ہے جو اس آیت کریمہ میں بھی مذکور ہے یعنی دوسری قوموں کے فیضانِ ہدایت سے ایک محدود علاقہ، ایک مخصوص قوم، وہ بھی ایک مقررہ وقت تک مستفیض ہو سکتی تھی۔ لیکن تمہارا ابرِ کرم ہر دور، نشیب و فراز، سیاہ و سپید، نزدیک و دور ہر خطہ پر برسے گا اور ہر خطہ کے پیاسوں کی پیاس بجھائے گا۔ تمہاری برکتیں صرف اپنے لیے اور صرف اپنوں کے لیے نہیں بلکہ سب کے لیے ہیں اور یہ وہ شرف ہے جو کسی کو پہلے حاصل نہیں ہوا یہ وہ جود و سخا ہے جس سے پہلے دنیا متعارف نہیں۔

(ضیاء القرآن شریف ج ۱ ص 263، 264)

شانِ نزول:۔

اس آیت کریمہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے کہ یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہا کہ "ہم تم سے بہتر امت ہیں اور تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین بھی تمہارے دین سے بہتر اور افضل ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات کا اظہار، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں کیا۔ اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اپنے امتیوں کو آگاہ فرما دیں کہ انہیں یہودیوں کی باتیں سن کر جھوٹا ہونے کی ضرورت نہیں تم ہی سب سے بہتر اور افضل امت ہو اور تمہارا دین ہی سب سے افضل اور بہتر ہے

(تفسیر خازن ج ۱ ص 287)

حدیث مبارکہ:۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ کچھ میرے رب تعالیٰ نے عطا فرمایا جو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا اور دیگر انبیاء کو عطا نہ کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، مجھے پوری روئے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، میرا نام نامی اسم گرامی احمد رکھا گیا، میرے لیے پوری زمین کو پاکیزہ اور مسجد بنا دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت قرار دیا گیا۔

(مسند امام احمد)

حدیث مبارکہ:۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ قیامت کے روز جب انبیاء کرام علیہم السلام، بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو کسی کے ساتھ دو آدمی ہوں گے، کسی کے ساتھ تین اور کسی کے ساتھ چند آدمی ہوں گے۔ اللہ پاک انکے امتیوں کی تعداد کم دیکھ کر ارشاد فرمائے گا کہ تم نے تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہیں دیا تو وہ بارگاہِ خداوندی میں عاجزانہ التجا کریں گے مولا کریم! ہم نے تمہارے حکم کی پیروی کرتے ہوئے بہت زیادہ تبلیغ کی بلکہ اسکا حق ادا کیا۔ اللہ پاک ہمران لوگوں سے پوچھے گا اے میرے بندو! کیا تمہارے پاس کوئی تبلیغ کرنے والا نہ آیا تھا؟ وہ عرض کریں گے مولا کریم! ہمارے پاس تو کوئی تبلیغ کرنے والا نہیں آیا تھا۔ اللہ پاک، انبیاء کرام علیہم السلام سے فرمائے گا تم کوئی گواہ پیش کرو کہ تم نے دعوت تبلیغ کا حق ادا کیا تھا۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے مولا! ہمارے گواہ تمہارے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے امتی ہیں۔ اللہ پاک اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں سے

پوچھے گا کہ تمہارے پاس اپنی تبلیغ کی کیا دلیل ہے جبکہ تم تو ان کے بعد آئے ہو۔ وہ بارگاہ خداوندی میں عرض کریں گے مولا کریم! بیشک ہم ان سے بعد میں تشریف لائے ہیں لیکن ہمارے نبی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے بڑی مشکلات برداشت کیں، کئی سال دعوت تبلیغ دیتے رہے اور اسکا حق ادا کیا۔

(ابن ماجہ شریف)

نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا:۔

اللہ پاک نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کیلئے اس دنیا میں وقتاً فوقتاً مبعوث فرمایا، یہ سب باری باری اپنا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرما کر نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی کی دعوت کو عام فرما کر اور لوگوں کو برائیوں سے منع کر کے اپنا فریضہ کما حقہ ادا فرما کر اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ عالیہ میں واپس لوٹ گئے تو اللہ پاک نے پھر اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اس منصب پر فائز فرمایا اور اس عظیم خوبی کی بنا پر انہیں سب سے بہترین امت قرار دیا۔ اس امت مسلمہ پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہیں لیکن یہاں نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنے والی دو اہم ذمہ داریوں کا تذکرہ کرونگا۔

حدیث مبارکہ:۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اپنے رب سے زیادہ ڈرنے والا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے منع کرنے والا، لوگوں میں سب سے بہتر ہے" (شعب الایمان)

حدیث مبارکہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین! کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نہ تو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ہیں اور نہ ہی شہداء میں سے، لیکن قیامت کے روز انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء کرام ان لوگوں کو نور کے منبروں پر جلوہ افروز دیکھ کر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوش نصیب کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خوش نصیب وہ لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا پیارا بندہ بنا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اسکے بندوں کا محبوب بنا دیتے ہیں اور وہ وہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے زمین پر چلتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس بات کی تو سمجھ آ رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کا محبوب بنا دیتے ہیں لیکن اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا پیارا بندہ کیسے بناتے ہیں؟ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں کا حکم دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں سے منع کرتے ہیں، تو جب لوگ انکی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرمانے لگتا ہے۔

(کنز العمال)

حدیث مبارکہ:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان جگہوں کے علاوہ ہمارے پاس بیٹھ کر بات چیت کرنے کا اور کوئی چارہ کار نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بات سن کر ارشاد فرمایا: اگر تمہارے پاس ان جگہوں کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں

اور تمہارا اگر راستوں میں بیٹھنا ہی ضروری ہے تو انکا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستے کا حق یہ ہے کہ نظروں کو نیچا رکھا جائے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے، اچھی باتوں کا حکم دیا جائے اور بری باتوں سے منع کیا جائے۔

(متفق علیہ)

حدیث مبارکہ:۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی آزمائش اسکے اہل وعیال، اسکے مال اور اسکے پڑوس کے معاملات میں ہے جسکا ازالہ نماز، صدقہ وخیرات، دوسروں کو اچھی بات کا حکم دینے اور بری بات سے روکنے میں مضمر ہے۔

(متفق علیہ)

حدیث مبارکہ:۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بروز قیامت ایک شخص کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا، اللہ پاک ارشاد فرمائے گا اسکو دوزخ میں پھینک دیا جائے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسے دوزخ میں پھینک دیں گے۔ وہ جہنم میں جاکر اس طرح گھومے گا جیسے چکی چلانے والا گدھا گھومتا ہے۔ جہنمی اسکے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے اے فلاں! کیا تو وہی نہیں ہے جو دوسروں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور بری باتوں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا ہاں میں وہی ہوں جو اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے منع کرتا تھا لیکن خود اس سے باز نہیں رہتا تھا۔

(ایضاً)

حدیث مبارکہ :- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تمہیں ہر صورت نیکی کا حکم دینا چاہیے اور برائی سے منع کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ پھر تم اسے مدد کے لیے پکارو گے تو تمہاری پکار نہیں سنی جائے گی۔

(ترمذی شریف)

حدیث مبارکہ :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں سمیت الٹ دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا کہ تم اس شہر کو اس شخص سمیت سارے شہر والوں پر الٹ دو کیونکہ شہر والوں کو میری نافرمانی کرتا ہوا دیکھ کر اس شخص کے چہرے کا رنگ ایک گھڑی کے لیے بھی نہیں بدلا۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

حدیث مبارکہ :- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر پیش آنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے لیے صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے، کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے راستے سے پتھر، ہڈی اور کانٹا وغیرہ ہٹانا تمہارے لیے صدقہ ہے اور ڈول سے دوسرے کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔

بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ مولا کریم! ہمیں ہر لمحہ نیکی کا پیغام عام کرنے اور برائی سے روکنے اور خود بھی باعمل بننے کی توفیق عطا فرما۔ امین ثم امین